# 60259 ـ اگر والد فجر کی نماز مسجد میں ادا کرنے سے منع کرتا ہو تو کیا بیٹا اس کی اطاعت کرے ؟

**سوال**

میری عمر سولہ برس ہے اور مسجد ہمارے گھر کے بہت قریب ہے، لیکن والد صاحب مجھے فجر کی نماز کے لیے مسجد نہیں جانے دیتے، اور باقی نمازیں مسجد میں ادا کرنے دیتے ہیں، کہ مجھے خدشہ ہے آپ کو کوئی حادثہ نہ پیش آ جائے، کیونکہ ہمارے اور گھر کے مابین ایك چوراہا آتا ہے، یعنی دو سڑکیں ملتیں ہیں، حالانکہ میں نے والد صاحب کو آیات اور احادیث پیش کر مطمئن کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، تو کیا میں ان کے علم کے بغیر مسجد میں نماز کے لیے چلا جاؤں ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

ہمارے سائل بھائی ابتدا میں ہم نماز پنجگانہ مسجد میں ادا کرنے میں آپ کی اس ہمت کی داد دیتے ہیں، اور اللہ تعالی سے آپ کے لیے دین پر استقامت کی دعا کرتے ہیں، اور دعا ہے کہ آپ کے والد کی جانب سے اس طرح کے تصرفات آپ کی استقامت میں خلل پیدا نہ کریں، اور خیر و ہدایت کے کاموں سے پیچھے نہ ہٹائیں.

آپ کے سوال کا جواب دینے سے قبل ایك بہت ہی اہم اور ضروری چیز کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں، اور وہ درج ذیل ہے:

والدین کی اطاعت و فرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوك فرض ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب عزیز قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر اس کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

اور صرف اللہ تعالی کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریك مت کرو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوك سے پیش آؤ النساء (36 ).

اور ایك مقام پر اس طرح فرمایا:

اور آپ کا رب صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا، اور والدین کے ساتھ

احسان كرنا، اگر تيرى موجودگى ميں ان ميں سے ايك يا دونوں بڑھاپے كو پہنچ جائيں تو ان كے آگے اف تك نہ كہنا نہ انہيں ڈانٹ ڈپٹ كرنا، بلكہ ان كے ساتھ ادب و احترام سے بات چيت كرنا، اور عاجزى و محبت كے ساتھ ان كے سامنے تواضع كا بازو پست ركھنے ركھنا، اور دعا كرتے رہنا كہ اے ميرے پروردگار! ان پر ويسا ہى رحم كر جيسا انہوں نے ميرے بچپن ميں ميرى پرورش كى الاسراء ( 23 - 24 ).

آپ كو علم ہونا چاہيے كہ آپ پر والدين كى اطاعت لازم ہے، ليكن اللہ تعالى كى معصيت و نافرمانى ميں آپ ان كى اطاعت نہيں كر سكتے؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اللہ تعالى كى معصيت ميں اطاعت نہيں، بلكہ اطاعت تو نيكى اور معروف ميں ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر ( 6830 ) صحيح مسلم حديث نمبر (1840 )

اور رہا مسئلہ نماز باجماعت كا مسئلہ تو نماز باجماعت ادا كرنا فرض ہے اور والد كے ليے مكلف بيٹے كو اس سے منع كرنے كا كوئى حق حاصل نہيں، بلكہ والدين كو چاہيے كہ وہ اپنى اولاد كو اس كى ترغيب ديں، اور اس پر ابھاريں، اور اگر والد بيٹے كى جانب سے اس فرض كى ادائيگى ميں تقصير اور كوتاہى محسوس كرے تو وہ اسے اس مسئوليت كى ياد دہانى كروائے جو اس پر ڈالى گئى ہے، اس ذمہ دارى كے متعلق حساب و كتاب كے دن اللہ تعالى كو جواب دينا ہو گا، اس ليے وہ اپنى رعايا اور ماتحت افراد كو نيكى كا حكم اور برائى سے منع كرے، اور ان پر رب كى جانب سے جو واجبات ہيں انہيں ياد دلائے، اور اس ميں سستى و كاہلى كرنے كے خطرناك انجام كو ان كے سامنے ركھے.

اور اگر والد اپنى اولاد كے حق ميں كسى قسم كى كوتاہى كرتے ہوئے انہيں نيكى كا حكم نہيں ديتا، اور برائى سے منع نہيں كرتا، اور نہ ہى خير كے كاموں كى ترغيب دلاتا، اور شر و برائى كے كاموں سے ڈراتا نہيں تو يہ والد اپنى اولاد كے حرام كاموں كے ارتكاب، اور واجبات ميں كوتاہى كا ذمہ وار ہے.

اور اگر معاملہ يہاں تك پہنچ جائے كہ والد اپنى اولاد كو اللہ تعالى كے فرض كردہ واجبات سے منع كرتا ہے، تو اس وقت اللہ تعالى كى معصيت ميں والد كى اطاعت و فرمانبردارى نہيں ہو گى، يا اس كے كہنے پر اللہ تعالى كا فرض كردہ كام ترك نہيں كيا جائيگا.

اگر والد بيٹے كو سب يا بعض نمازيں باجماعت ادا كرنےسے منع كرے تو يہ معصيت و نافرمانى كا حكم ہے، اس وقت اس كى اطاعت و فرمانبردارى نہيں كى جائيگى، ليكن اس كے باوجود والد كے ساتھ حسن سلوك اور نيكى كے ساتھ پيش آيا جائيگا.

آپ كا يہ سوال كہ آيا آپ چورى چھپے نماز فجر كے ليے جا سكتے ہيں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ: ایسا کرنا آپ کے لیے اچھا اور بہتر ہو گا، لیکن آپ کے والد کے لیے اس اعتبار سے برا ہو گا کہ اسے معلوم ہی نہیں، جب تك آپ کے والد آپ کو نمازباجماعت سے منع کرتے ہیں وہ معصیت کے مرتکب ہو رہے ہیں، حتی کہ اگر آپ اس کے علم کے بغیر بھی نماز کے لیے جائیں تو وہ گناہ سے نہیں بچیں گے، کیونکہ وہ تو آپ کو برائی کا حکم دے رہے، اور نیکی سے منع کر رہے ہیں.

حتی کہ اگر آپ ان کے علم کے بغیر نماز کے لیے بھی چلیں جائیں، اس لیے آپ کو پہلے تو والد صاحب کو شرعی حکم کے ساتھ مطمئن کرنے کی کوشش کریں، اگر وہ آپ کی بات نہیں سنتے یا آپ کو چھوٹا سمجھتے ہیں تو کسی اور شخص کے ذریعہ ہی انہیں مطمئن کریں، اور اگر وہ پھر بھی قبول نہ کریں تو آپ کے لیے بغیر اجازت اور ان کے علم کے بغیر جانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن آپ مسجد جاتے ہوئے راستے میں احتیاط سے کام لیں.

دوم:

ہم آپ کے والد کو کہتے ہیں ـ اللہ تعالی انہیں ہدایت سے نوازے ـ کہ اللہ تعالی نے ان پر بہت عظیم ذمہ داری ڈال رکھی ہے، جو کہ اپنی بیوی بچوں کی تعلیم اور نصیت کی ہے.

بخاری اور مسلم شریف کی حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے ہر ایك ذمہ دار ہے، اور اسے اس کی رعایا کی ذمہ داری کے متعلق سوال کیا جائیگا، مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے، اور اسے اس کی اس رعایا کے متعلق سوال کیا جائیگا"

اور پھر اللہ تعالی نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے محفوظ کریں.

فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! تم اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر سخت قسم کے ایسے فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، اور وہ وہی کچھ کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے التحریم ( 6 ).

اور نماز کے حکم کے میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز ادا کرنے کا حکم دیں، اور خود بھی اس پر جما رہ ہم تجھ سے روزی طلب نہیں کرتے، بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں اور آخر میں بول بالا پرہیزگاری کا ہی ہے طہ ( 132 ).

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جس نے بھی اپنے بچے کی تعلیم میں سستی کی اور تعلیم کا خیال نہ رکھا، اور بچے کو بیکار چھوڑ دیا تو اس نے بہت غلط کام کیا، اکثر بچوں کی خرابی ان کے والد کی جانب سے ہوتی ہے کیونکہ وہ ان کی تعلیم و تربیت کا خیال نہیں کرتے، اور انہیں دین کے فرائض اور سنن کی تعلیم نہیں دیتے، تو انہیں چھوٹی عمر میں ضائع کر بیٹھتے ہیں، اور خود بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں کر پاتے، اور جب اولاد بڑی ہو جاتی ہے تو والدین کو بھی کوئی نفع نہیں دیتی " انتہی

دیکھیں: تحفۃ الودود صفحہ نمبر ( 229 ).

ہم آپ سے ایک بہت ہی اہم سوال کرتے ہیں:

آپ نماز فجر میں کہاں ہیں ؟! کیا نماز فجر کی باجماعت ادائیگی آپ پر فرض نہیں تھی؟ ! کیا آپ اپنے گھر والوں اور بچوں کے لیے قدوہ اور نمونہ نہیں بن سکتے کہ مسجد میں جاکر نماز فجر باجماعت ادا کریں ؟!

اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ نے اللہ تعالی کی جانب سے اپنے اوپر ایک واجب کی ادائیگی کی، اور مسجد میں نماز ادا کرنے پر اپنے بچے کی بھی معاونت اور مدد کی ہے، اور اس طرح آپ اس کے اکیلا مسجد جانے کے خوف سے بھی بچ جائیں گے.

اے عزیز والد آپ کو علم ہونا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ جو شخص نماز فجر ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالی کے ذمہ میں ہے تو آپ ایسے شخص کے متعلق کیوں خوفزدہ ہیں جو اللہ تعالی کی ذمہ اور حفظ و امان میں ہے؟!

جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ تعالی کی حفظ و امان اور اس کے ذمہ میں ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 657 ).

یہاں ذمہ سے مراد ضمانت، اور حفظ وامان مراد ہے، جیسا کہ امام نووی کا کہنا ہے.

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کو امانت کی ادائیگی کی توفیق نصیب فرمائے، اور آپ اپنے اہل و عیال کے لیے بہترین قدوہ اور نمونہ بنیں، اور مسجد میں نمازیں ادا کرنے میں اپنے بیٹے کے ممد و معاون بنیں.

واللہ اعلم .